سوال

(05) بے دین اور منافق سے رابطہ رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس عمارت میں میری رہائش ایک شخص رہتا ہے جو کبھی داڑھی رکھ لیتا ہے کبھی مونڈ دیتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، والدین کی نافرمانی کرتا ہے اور دین اسلام کو برا بھلا کہتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس میں منافقوں کی بہت سے علامتیں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ ہے ایک بار اس نے میری موجودگی میں دس منٹ میں سات آٹھ بار دین کو گالی دی۔ کیا ایسے شخص کو سلام کیا جاسکتا ہے حالانکہ میرے دل میں اس سے شدید نفرت ہے؟ اگر وہ سلام کرے تو کیا میں جواب دوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام کو گالی دینا (نعوذباللہ) صریح کفر ہے۔ جیسے کہ قرآن مجید اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَبِاللَّهِ وَءَايـٰتِهِ وَرَسولِهِ كُنتُم تَستَهزِءونَ ﴿٦٥﴾ لا تَعتَذِروا قَد كَفَرتُم بَعدَ إيمـٰنِكُم (التوبة۹/۶۵،۶۶)

"کیا تم اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے؟ معذرت نہ کرو، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے ہو۔"

اس مفہوم کی اور بھی آیت کریمہ موجود ہیں۔ اسے نصیحت کرنا اور اس برائی سے روکنا ضروری ہے۔ اگر وہ نصیحت قبول کرلے تو الحمد للہ، ورنہ ایسے شخص کو سلام کرنا بالکل جائز نہیں۔ اگر وہ سلام کرے تو جواب نہ دیا جائے، اس کی دعوت قبول نہ کی جائے۔ اس کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے حتیٰ کہ وہ توبہ کرلے یا مسلمان حاکم اسے سزائے موت دے دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ) (صحیح بخاری، مسند احمد/۲،۵/۲۳۱، سنن ترمذی، سنن ابی داود، سنن النسائی ابن ماجہ)

"جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کردو۔"[1] اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی کتاب "صحیح" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ بلاشبہ مسلمان کہلانے والا شخص جب دین کو گالی دے تو اس نے اپنا دین بدل لیا۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی ، صدر عبدالعزیز بن باز

---

[1] صحیح بخاری ، کتاب الجہاد والسیر ، ب : ۱۴۹ ح ۳۰۱۷، سنن ابی داوٗد کتاب الحدود ٗ باب الحکم فیمن ارتد ح ۴۳۵۱ ۔ جامع ترمذی ح ۱۴۵۸

۱۴۵۸

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 16

محدث فتویٰ